کیا بناء ثبوت کسی فتوے کی بنیاد پرکسی گروہ کو خارجی قرار دیا جاسکتا ہے؟

الدولة الاسلامیة العراق والشام اور جبهة النصرة کے درمیان زبان اور تلوار کی جو جنگ شروع ہوئی ہے اس میں یہ فیصلہ کرنا کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر، یہ فیصلہ کرنا حقائق اور دلائل کی بنیاد پر صحیح ہے کیونکہ دونوں میں سے کسی ایک گروہ کو بھی معصوم عن الخطاء سمجھ کر غلطیوں سے مبرا نہیں قرار دیا جاسکتا لیکن ان دونوں گروہوں میں صرف باہم جنگ کی بنیاد پر ایک گروہ کو "خارجی العقیدہ "قرار دینا، بناء کسی شرعی دلائل اور محکمات کے بغیر درست نہیں ۔اسی طرح کسی کو خارجی قرار دینے کے لئے یہ دلیل دینا کہ

۔۔۔۔ چونکہ اس نے فلاں ابن فلاں کو قتل کیا لہذااس نے ایک مسلمان کے خون کو حلال کیا اور چونکہ اس نے مسلمان کے خون کو حلال جانا لہذا وہ خارجی ہوگیا ۔۔۔۔۔۔۔

اگر تو اس دلیل کو مان لیا جائے تو ہر وہ مسلمان جو کسی دوسرے مسلمان کو قتل کردے تو وہ بھی اس فتنے کی رو سے خارجی قرار پائے گا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ شرعی اعتبار سے یہ استدلال مردود ہے ۔ اہلسنت والجماعت کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہے۔ اول تویہ بات جان لینا چاہیے کہ کسی پر قتل جرم اس وقت تک ثابت نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ اس کے حوالے سےوہ شہادتیں اور گواہیاں موجود نہ ہوں جوکہ شرعی اصولوں کے ضوابط پر پوری اترتی ہوں اور اگر جرم ثابت بھی ہوجائےتو پھر اس کو شریعت کے مطابق سزا تو دی جاسکتی ہے لیکن اس کو اس وجہ سے خارجی قرار دینا شرعی لحاظ سے درست نہیں ۔

کسی بھی گروہ کو خارجی قرار دینے یا اس کی تکفیر کے لئے شریعت نے جو موانع مقرر کئے ہیں ان کا دور کرنا ضروری ہے ۔اگر کوئی مفتی یا عالم اگر اپنے فتوے میں کسی گروہ کو خارجی قرار دے یا ان کی تکفیر کرے تو اس کو وہ شہادتیں اور دلائل دینے پڑتے ہیں جوکہ ان موانع کو دور کرسکیں جو کسی بھی گروہ کے خارجی یا کافر قرار دینے کے لئے لازم ہے ۔اگر کوئی مفتی یا عالم شہادتوں اور دلائل کے بغیر صرف اس بات کا فتویٰ جاری کردے تو اس کے ایسے فتاویٰ کی نہ کوئی اہمیت ہے اور نہ ہی

وہ قبول کئے جاسکتے ہیں۔

الدولۃ العراق والشام اور جبہۃالنصرہ کے درمیان اس قضیہ میں اور خاص کر شیخ ابو خالد السوری کی شہادت کے بعد کچھ علماء اور کچھ جہادی کمانڈروں نےالدولۃ کو شیخ خالد السوری کا قاتل قرار دے کر خارجی قرار دے دیا۔اس کے لئے انہوں نےنہ تو کوئی پختہ شہادتیں پیش کی اور نہ ہی کوئی ثبوت اور دوسری طرف الدولۃ اس بات کا واضح اعلان کرچکی ہے کہ اس نے یہ اقدام نہیں کیا۔ اس کے علاوہ اگر مان بھی لیا جائے کہ الدولۃ شیخ خالد السوری کے قتل میں ملوث ہے تو کیا یہ بات الدولۃ کے خارجی ہونے کے لئے شرعی طور پریہ ثبوت کافی ہے۔کیا مسلمانوں کے دو گروہوں میں باہمی نزاع کے موقع پر اگر کوئی گروہ دوسرے گروہ کے سرکردہ رہنما کو قتل کردے تو وہ گروہ خارجی قرار پاتا ہے؟

پھر کچھ لوگ صرف کچھ علماء کی جانب سے بناء دلیل و ثبوتوں کے دیئے گئے فتاویٰ کو بنیاد بناکرالدولۃ کو خارجی قرار دینے پر مصر ہیں اور وہ کہہ رہےہیں کہ

۔۔۔۔۔۔۔ اتنے بڑے اور جید علماء نے الدولۃ کو خارجی قرار دیا ہے تو ہمیں ان کے علم وفضل پر اعتماد ہے ۔لہذا ہم الدولۃ کو خارجی ہی سمجھتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو جو لوگ اس بات پر مصر ہیں تو پھر بناء دلیل اور ثبوتوں کی بنیاد پر اگر الدولۃ صرف اس بنیاد پر خارجی ہے کہ جید علماء نے الدولۃ کو خارجی قرار دیا ہے تو پھر اسی اصول پر یادرکھئے کہ شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ سب سے بڑھ کر خارجی قرار پائیں گے۔کیونکہ ان دونوں شخصیات کوخارجی ان علماء نے قراردیا تھا جن کے علم وفضل کے آگے ان علماء کا کوئی حیثیت ہی نہیں جوکہ الدولۃ کو خارجی قرار دے رہے ہیں۔

ہم ذیل میں وہ فتاویٰ نقل کردیتے ہیں جوکہ سعودی عرب کے جید علماء مثلاًشیخ ابن باز رحمہ اللہ ،شیخ صالح العثیمن جیسےعلماء نے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور شیخ ایمن الظہواری حفظہ اللہ کو خارجی قرار دیئے جانے کے حوالے سے دیئے تھے:

شیخ ابن باز رحمہ اللہ اپنے فتوے میں کہتے ہیں:

اما ما یقوم بہ الان محمد المعسری وسعد الفقیہ واشباھہما من ناشری الدعوات الفاسدۃ الضالۃ فھذابلا شک شر عظیم وہم دعاۃ شر عظیم وفساد کبیر۔۔۔ونصیحتی للمعسری والفقیہ وابن لادن وجمیع من یسلک سبیلھم ان یدعوا ہذالطریق الوخیم وان یتقوا اللہ ویھذروا نقمتہ وغضبہ وان یدعوا الی رشدھم

(مجموعۃ فتاویٰ ومقالات،ج۹ص۱۰۰)

"فساد اور گمراہی پر مبنی افکار و دعوت پھیلانے والوں میں سے محمد المعسری اور الفقیہ جیسے لوگ شامل ہیں جو اپنی دعوت لیے کر کھڑے ہوئے ہیں ۔بلاشبہ ان کی دعوت ایک بہت بڑا شر ہے اور یہ لوگ ایک بڑے شر اور فتنے و فساد کی طرف بلانے والے ہیں ۔۔۔ مسعری ،فقیہ ،اسامہ بن لادن اور جو شخص بھی ان کے راستے کو اختیار کرے،اس کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس راستے کو چھوڑ دیں اور اللہ سے ڈریں اور اللہ کے انتقام اور غضب سے بچیں اور رشد وہدایت کی طرف لوٹ آئیں"۔

شیخ صالح الفوزان سے سعودی حکمرانوں کے خلاف خروج کی دعوت دینے کی بنیاد پرشیخ اسامہ بن لادن کے خوارج ہونے کے بارے میں یوں سوال کیا گیا :

السوال:لایخفی علیکم اسامہ بن لادن علی الشباب فی العالم ،فالسوال ھل یسوگ لنا ان نصفہ انہ من الخوارج ۔۔۔ الجواب:کل من اعتقد ھذا الفکر ودعا الیہ وحرض علیہ فہو الخوارج ۔۔۔"

(مجموعة من علماء السعودية،فتاوی فی التکفیر والخروج علی ولایة الامر،المکتبة الشاملة ص۲۱)

سوال :آپ پر نوجوان نسل میں اسامہ بن لادن کی شخصیت کی تاثیر مخفی نہیں ہے،پوچھنا یہ ہے کہ کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم ان کو خواج شمار کریں ۔۔۔جواب جس کی بھی یہ فکر ہو اور جو بھی اس فکر کا داعی ہو اور اس کی لوگوں کو ترغیب دے تو وہ خوارج میں سے ہےچاہے اس کا نام اور اس کا مقام کچھ بھی ہو"۔

سعودی عرب کے موجودہ مفتی اعظم شیخ عبد العزیز آل الشیخ ،شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے بارے میں کہتے ہیں؛

السوال:ہل یجوز ان یقال ان ابن لادن ضال وہل یجوز للمسلمین الذین لیس عندہم علم کاف ان یستمعوا الی خطابتہ فی الانترنیت ؟الجواب:یا اخوانی ھولاء ہم سبب الشر والفساد وہم لاشک ضالون

فی طریقتھم۔ (مجموعة من علماء السعودية،فتاوی فی التکفير والخروج علی ولاية الامر،المکتبة الشاملة ص١٨) ۔

سوال :کیا جائز ہے کہ کہ کہا جائے کہ اسامہ بن لادن ایک گمراہ آدمی ہے اور کیا جاہل مسلمانوں کے لئے یہ درست ہے کہ وہ انٹرنیٹ وغیرہ پر اس کے خطبات سنیں ؟جواب :میرے بھائیوں !یہ لوگ شراور فساد کی جڑ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ گمراہ لوگ ہیں"۔

نامور سعودی عالم شیخ صالح الفوزان لکھتے ہیں؛

السوال :لماذا لا تصدر فتاویٰ من کبار العلماء تحذر من رُووس الخوارج مثل بن لادن والفقیہ والظواھری حتی لایغتر بھی کثیر من الناس ۔الجواب:ظھر من ھیئة کبار العلماء عدة قرارات بالتندید من ہذہ الاعمال واصحابھا۔

(مجموعة من علماء السعودية،فتاوی فی التکفير والخروج علی ولاية الامر،المکتبة الشاملة ص٢٥)

۔

سوال:کبار علماء کی طرف سے ایسے فتاویٰ جاری کیوں نہیں

کئے جاتے جن میں" خارجیوں کے سرغنہ" اسامہ بن لادن ،سعد الفقیہ اور ایمن الظواہری وغیرہ کے بارے میں لوگوں کی رہنمائی کی جائے تاکہ ان کی وجہ سے لوگوں کی اکثریت دھوکے کا شکار نہ ہوجائے ؟جواب :ہیہ کبار العلماء کی طرف سے ان اصحاب اور ان کے اعمال و افعال کے خلاف کئی ایک قرارداد (وفتاویٰ)آچکی ہیں"۔

ایک اور نامور سعودی عالم شیخ صالح اللحیدان اسامہ بن لادن اور القاعدۃ کے بارے میں فرماتے ہیں؛

ماموقف المسلم من تنظیم القاعدۃ ومنہجھا الذی یتزعمہ اسامہ بن لادن ۔الجواب:لا شک ان ھذا التنظیم لاخیر فیہ ولا ہوفی سبیل صلاح وفلاح

مجموعۃ من علماء السعودیۃ،فتاوی فی التکفیر والخروج علی ولایۃ الامر،المکتبۃ الشاملۃ ص۳۰) ۔

ایک مسلمان کی القاعدۃ نامی تنظیم اور اس کے منہج کے بارے میں کیا رائے زنی ہونی چاہیے جس کی قیادت اسامہ بن لادن کررہے ہیں ؟جواب:اس میں کوئی شک نہیں کہ اس تنظیم میں کوئی خیر نہیں اور نہ ہی یہ اصلاح و فلاح کے راستے پر ہے"۔

بس اگر صرف علم وفضل کی بنیاد پر بناء ثبوت و دلائل کے الدولۃ کو خارجی مان لیا جائے تو اس سے پہلے اس اصول کے مطابق شیخ اسامہ و شیخ ایمن الظواہری سمیت وہ تمام لوگ جوکہ القاعدۃ کے منہج کے حامی اور اس کے پیروکار رہے وہ سب بطریق اولیٰ خارجی ہوچکے ہیں ۔کیا کوئی اس بات کو تسلیم کرنے پر راضی ہوگا؟ ہر گز نہیں ! ہم ایسے تمام فتاویٰ سے برات کرتے ہیں۔

آخری بات یہ ہے کہ جوکہ تلخ بھی ہے اور ناگوار بھی لیکن اس کا ذکر اس لئے کرنا ضروری ہے کہ تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں اورکسی بھی وجہ سے انصاف کا دامن کسی صورت نہ چھوڑیں۔ جولوگ الدولۃ کے انکار اور برات کے باوجود اس پر شیخ خالد السوری رحمہ اللہ کی شہادت کا الزام تھوپتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ؛

.... فلاں فلاں وقت فلا ں گروہ نے فلاں شخص کو قتل کیا تھا اوراس گروہ نے اس قتل سے انکار کیا تھا حالانکہ وہ اس میں ملوث تھا ....

کیا کسی پر قتل جرم ثابت کرنے کے لئے بس یہ بات کافی ہے

کہ کسی دوسرے گروہ سے متعلق کسی گزرے ہوئے واقعے کودلیل بناکر اس پرآج اس پر الزام تھوپ دیا جائے کہ تم بھی ایسے ہی ہو؟

سبحان اللہ! اگر اس طرز استدلال کو درست مان لیا جائے تو پھر یاد رکھئے الزام تو الزام ہے ،کسی پر بھی لگ سکتا ہے؟ شیخ عبد اللہ عزام کی شہادت کا الزام کس پر لگا تھا؟ کیاشیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ پر اس کا الزام نہیں تھوپا گیا تھا؟ آج تک شیخ عبد اللہ عزام کے قریبی رشتہ دار اس قتل کا الزام شیخ اسامہ پر لگاتے ہیں! پھرشیخ اسامہ کی شہادت پر بھی بعض ذرائع نے یہ الزام شیخ ایمن الظواہری پر تھوپا تھا کہ انہوں نے ایسا طرز عمل اختیار کیا تھا جس سے شیخ اسامہ کو ٹریس کیا جاسکے ؟

واللہ !باللہ !تاللہ !ہم ہر اس الزام سے برات کا اعلان کرتے ہیں جوکہ بغیر ان ثبوتوں اور شہادتوں پر مبنی ہیں جوکہ شرعی طور پر قبول ہو،چاہے وہ الزامات شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے متعلق ہوں ،چاہے شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ سے متعلق یا چاہے الدولۃ یا کسی بھی مسلمان گروہ سے متعلق ہواورہم ان الزامات کے بارے میں یہی الفاظ استعمال کرتے ہیں؛

سُبۡحَٰنَكَ هَٰذَا بُهۡتَٰنٌ عَظِيمٞ

پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات یہ تو صریح بہتان ہے۔